95280 ـ فٹ بال میچ دیکھنے کا حکم

سوال

کیا ٹی وي پر فٹ بال میچ چاہے وہ ملکی ہو یا غیر ملکی حلال ہے یا حرام ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مستقل فتاوی کمیٹی کے سامنے اس جیسا ہی ایك سوال پیش کیا گیا ذیل میں ہم سوال اور جواب پیش کرتے ہیں:

ورلڈ کپ کھیلوں کے میچ دیکھنے کا حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" فٹ بال میچ جو مال وغیرہ انعام پر کھیلا جائے وہ حرام ہے؛ کیونکہ یہ قمار بازی اور جوا ہے؛ اس لیے کہ عوض اسی چیز پر لینا جائز ہے جس میں شریعت نے اجازت دی ہے، اور وہ گھوڑوں اور اونٹوں کی دوڑ اور تیر اندازی ہے، اس بنا پر ان میچ میں جانا حرام ہے، اور اسطرح اسے دیکھنا بھی، جسے علم ہو کہ یہ معاوضہ پر کھیلا جا رہا ہے اس کے لیے وہاں جانا اور اسے دیکھنا جائز نہیں؛ کیونکہ اس میچ میں جانا اس کو صحیح قرار دینا ہے.

لیکن اگر یہ میچ اور مقابلے بغیر کسی عوض کے ہوں اور اللہ تعالی کے واجب کردہ اعمال مثلا نماز وغیرہ سے مشغول بھی نہ کریں، اور کسی ممنوعہ کام پر بھی مشتمل نہ ہوں مثلا ستر ننگا کرنا، یا مرد و عورت کا اختلاط، یا پھر موسیقی وغیرہ دوسرے گانے بجانے کے آلات نہ ہوں تو پھر اسے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

عبد العزیز بن عبد اللہ باز

عبد العزیز بن عبد اللہ آل شیخ

صالح بن فوزان الفوزان

بكر بن عبد اللہ ابو زيد." انتہی.

ماخوذ از: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (15 / 238).

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

نيكر پہن كر كھيلنے اور ورزش كرنے، اور اس عمل كو ديكھنے كا حكم كيا ہے ؟

شيخ كا جواب تھا:

جب كسى واجب كى ادائيگى ميں خلل پيدا نہ ہو اور اس سے مشغول نہ كرے تو كھيل اور ورزش جائز ہے، ليكن اگر وہ واجب چيز سے روك دے اور اس ميں خلل پيدا كرے تو يہ حرام ہو گى.

اور اگر انسان اسے عادت ہى بنا لے كہ اس كا اكثر وقت اسى ميں گزرتا ہو تو يہ وقت كا ضياع ہے، تو اس حالت ميں يہ كم از كم مكروہ ہو گى.

اور اگر كھيلنے اور ورزش كرنے والا نيكر پہنے اور اس كى ران يا اس كا اكثر حصہ ننگا ہو تو يہ جائز نہيں، كيونكہ صحيح يہى ہے كہ نوجوان اپنى رانيں چھپا كر ركھيں اور اسے ننگا مت كريں، اور اس حالت ميں كھيلنے والوں كو ديكھنا بھى جائز نہيں، كيونكہ انہوں نے ستر ننگا كر ركھا ہے " انتہى.

ماخوذ از: فتاوى اسلاميۃ (4 / 431).

واللہ اعلم .